اسلام علیکم۔ یاشیخ، ایک سوال تھا کہ : اگر کسی بیماری، جیسے کینسر، کی وجہ سے عورت کو، حیض کا جگہ خون جاری ہو جائے، تو کیا وہ نماز پڑھ سکتی ہے؟ اور کیا وہ حج و عمرہ کر سکتی ہے؟ (یہ حیض نارمل حیض نہیں ہے، بلکہ کینسر کی وجہ سے ہے!) جلد سے جلد جواب دیں، جزاک

جواب : عورت کو جو خون حیض کے علاوہ بیماری سے جاری ہو، اسے اصطلاح میں استحاضہ کہتے ہیں اور اس بیماری کے خون کے جاری ہونے کی وجہ سے عورت اپنے نماز، روزہ، حج اور عمرہ وغیرہ سے نہیں رکے گی بلکہ ہر نماز کے لیے علیحدہ سے وضو کر لے۔ شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

سوال : اگر عورت کو بہت زیادہ خون آتا ہو کہ وہ استحاضہ والی ہو تو وہ عورت نماز کس طرح ادا کرے گی ؟

الحمد للہ :

استحاضہ والی عورت کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

استحاضہ کا خون آنے سے قبل اسے ماہواری معلوم ہو، ایسی عورت اپنے حیض کی مدت معلومہ میں نماز روزہ کی ادائیگی نہیں کرے گی اور ان ایام میں حیض کے احکام لاگو ہونگے، اور ان ایام کے علاوہ استحاضہ کا خون ہو گا اور اسے استحاضہ کے احکام دیے جائینگے

اس کی مثال یہ ہے : ایک عورت کو ہر ماہ کی ابتدا میں چھ یوم حیض آتا رہا اور پھر اسے استحاضہ کی بنا پر مسلسل خون آنا شروع ہوا تو ہر ماہ کے ابتدائی چھ روز حیض ہو گا، اور اس کے علاوہ باقی ایام استحاضہ شمار کیا جائیگا

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز ترک کر دوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" نہیں، یہ رگ کا خون ہے، لیکن پہلے تجھے جتنے روز ماہواری آتی تھی اتنے ایام نماز ترک کیا کرو، اور پھر غسل کر کے نماز ادا کرلو "

صحیح بخاری

اور صحیح مسلم میں ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا :

" تمہیں جتنے ایام حیض آیا کرتا تھا اتنے ایام ٹھری رہو اور پھر غسل کر کے نماز ادا کرو "

اس بنا پر وہ عورت جسے حیض کے ایام معلوم ہوں اور بعد میں استحاضہ آنا شروع ہو جائے تو وہ اپنی ماہواری کے معلوم ایام نماز روزہ ترک کرنے کے بعد غسل کر کے باقی ایام نماز ادا کرے گی، اور اس وقت اسے خون آنے کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے

دوسری حالت :

استحاضہ آنے سے قبل اسے معلوم ایام ماہواری نہ آتی ہو، وہ اسطرح کہ ابتدا ہی سے اسے استحاضہ آ رہا ہو جب سے خون آنا شروع ہوا اسی وقت سے استحاضہ بھی شروع ہو گیا، تو ایسی عورت خون کی رنگت اور کیفیت اور بو کے ساتھ حیض اور استحاضہ میں امتیاز کرے گی، کہ خون سیاہ ہو، یا گاڑھا، یا پھر اس کی بدبو ہو تو یہ حیض کا خون ہے اسے حیض کے احکام دیے جائینگے، اور اس کے علاوہ صفات والے خون کو استحاضہ کے احکام دیے جائینگے

اس کی مثال یہ ہے کہ :

ایک عورت کو جب بلوغت کے بعد خون آنا شروع ہوا تو خون مسلسل آتا رہا، لیکن دس یوم تک سیاہ رنگ کا خون اور باقی ایام سرخ رنگ کا خون آتا ہے، یا پھر دس روز تک تو گاڑھا اور باقی ایام پتلا خون آتا ہو، یا پھر دس یوم تک تو بدبودار جو حیض کی بو ہوتی ہے اور باقی ایام بغیر بو کے خون آئے، تو پہلی مثال میں سیاہ، اور دوسری میں گاڑھا، اور تیسری مثال میں بدبودار خون حیض ہوگا، اور اس کے علاوہ باقی ایام استحاضہ ہے

کیونکہ فاطمہ بن حبیش رضی اللہ تعالی عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

" اگر حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ ہے اور پہچانا جاتا ہے، اس لیے اگر ایسا ہی ہو تو تم نماز ادا نہ کرو، اور اگر کوئی اور خون ہو تو وضوء کر کے نماز ادا کرو، کیونکہ وہ رگ کا خون ہے "

اسے ابوداود، نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے

اگرچہ اس حدیث کی سند اور متن میں کچھ اعتراض ہے، لیکن اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے، اور اسے عام طور پر عورتوں کی عادت پر لوٹانا اولی ہے

تیسری حالت :

نہ تو اس کی ماہواری کے ایام معلوم ہوں، اور نہ ہی خون کی کوئی امتیازی علامت ہو جس سے استحاضہ میں پہچان ہو سکے، کہ اسے بلوغت کے بعد سے ہی استحاضہ آنا شروع ہوا اور خون بھی ایک ہی طرح کا ہو، یا پھر کئی صفات کا ہو لیکن اس کا حیض ہونا ممکن نہ ہو، تو یہ عورت عام عادت پر عمل کرے گی

یعنی عام عورتوں کو جتنے ایام ماہواری آتی ہے وہ اس کی ماہواری شمار کی جائیگی، تو اس طرح ہر ماہ عمومی عورتوں کی چھ یا سات روز ماہواری آتی ہے، تو یہ عورت بھی چھ یا سات روز خون آنے کی ابتدا سے حیض شمار کرے گی اور اس کے علاوہ باقی ایام استحاضہ کا خون ہوگا

اس کی مثال یہ ہے کہ :

ابتدا میں اسے مہینہ کی پانچ تاریخ کو خون آنا شروع ہوا اور پھر خون مسلسل آتا رہا اس میں کوئی رنگ وغیرہ کی امتیازی علامت نہ پائی گئی تو اس کی ماہواری ہر ماہ کی پانچ تاریخ سے چھ یا سات یوم شمار کی جائیگی

کیونکہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت زیادہ استحاضہ آتا ہے آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا یہ مجھے نماز روزہ سے منع کرتا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں تجھے روئی استعمال کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں، اسے آپ وہاں رکھو وہ خون چوس لے گی
تو وہ کہنے لگی : خون اس سے بھی زیادہ ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
" بلاشک یہ شیطان کا کچوکہ ہے تم اللہ کے علم میں چھ یا سات روز تک حیض شمار کرو، پھر غسل کرو حتی کہ جب دیکھو کہ تم پاک ہو گئی ہو تو چوبیس یا تیئس یوم تک نماز ادا کرو اور روزہ رکھو "

اسے امام احمد، اور ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے اور امام احمد سے اس کی صحت منقول ہے، اور امام بخاری سے حسن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

چھ یا سات یوم، یہ بطور اختیار نہیں، بلکہ بطور اجتھاد ہے کہ جو عورتیں اس کی عمر اور خلقت کے مشابہت ہیں انہیں جتنے یوم حیض آئے وہ بھی اس کے مطابق چھ یا سات یوم شمار کرے، اگر چھ قریب ہو تو وہ بھی چھ یوم کرے اور اگر سات زیادہ قریب ہو تو وہ بھی سات یوم ماہواری شمار کرے انتہی

ماخوذ از : رسالۃ فی الدماء الطبیعیۃ للنساء تالیف شیخ ابن عثیمین

چنانچہ جس وقت میں یہ حکم لگایا جائے کہ یہ حیض کا خون ہے تو وہ عورت حائضہ شمار ہوگی، اور جس وہ حیض ختم ہونے کا حکم لگائے تو وہ طاہر اور پاک صاف ہے غسل کر کے نماز روزہ کی ادائیگی کرنا ہوگی

اور خاوند بھی اس سے تعلقات قائم کر سکتا ہے

واللہ اعلم۔